شذرات

قرآن کریم بنی نوع انسان کے لیے سرچشمۂ ہدایت اور مسلمانوں کا اساسی دستورِ حیات ہے اور اس کا نزول تاریخِ عالم کا ایک اہم ترین واقعہ ہے۔ اس سال ساری دنیا کے مسلمان نزولِ قرآن کی ۱۴۰۰ ویں سال گرہ کا جشن منا رہے ہیں اور پاکستان میں بھی اس مبارک تقریب کو پورے ایک سال تک شایانِ شان طور پر منانے کے لیے وسیع پروگرام بنائے گئے ہیں۔ چنانچہ اس سلسلے میں مرکزی ادارۂ تحقیقات اسلامی کے زیر اہتمام راولپنڈی میں ۱۰ تا ۱۲ فروری ایک بین الاقوامی اسلامی کانفرنس منعقد کی گئی جس میں عالمِ اسلامی اور دوسرے ممالک کے ممتاز علما و مفکرین نے شرکت فرمائی۔

کانفرنس ختم ہونے کے بعد معزز مہمان تین روز کے لیے لاہور بھی آئے اور ۱۵ فروری کو ہمارا ادارہ دیکھنے تشریف لائے۔ بیرونی ممالک کے مندوبین میں سے جو حضرات ادارے میں رونق افروز ہوئے ان کے اسمائے گرامی یہ ہیں۔ حضرت سید امین الحسینی مفتی اعظم فلسطین، جناب مفتی ضیاء الدین بابا خانوف، جناب محمد امین احمد اور جناب اسرار بن مسلم (روس)، پروفیسر سید حسین نصر (ایران)، پروفیسر زکی ولید طوغان اور ڈاکٹر نشاط چغتائی (ترکیہ)، ڈاکٹر جواد علی (عراق)، ڈاکٹر عمر فرخ اور جناب حیدر الحسینی (لبنان)، جناب حسن قطبی (سعودی عرب)، ڈاکٹر محمود حب اللہ (متحدہ عرب جمہوریہ)، ڈاکٹر ابوبکر (سوڈان)، جناب مامون المجوب (لیبیا)، جناب مصطفیٰ کمال التارزی (تونس)، پروفیسر ابراہیم حسین (انڈونیشیا)، پروفیسر ایس۔ اے۔ حسن (ملائشیا)، اور سینیٹر احمد ڈی الانتو (فلپائن)۔

ادارہ کے اکیڈمک ڈائرکٹر جناب شیخ محمد اکرام نے اپنی تقریر میں معزز مہمانوں کا خیر مقدم کیا اور ادارے کا تعارف کراتے ہوئے فرمایا کہ "یہ ادارہ ایک تصنیفی مرکز ہے جس کا مقصد اسلام اور علوم اسلامی کے متعلق تحقیقی کتابیں شائع کرنا ہے۔ اس کی تاسیس ۱۹۵۰ء میں ہوئی اور اب تک یہاں سے ایک سو سے زیادہ کتابیں اردو اور انگریزی میں شائع ہو چکی ہیں۔ ادارے کا ایک ماہوار رسالہ بھی ہے جس کا نام

المعارف ہے اور اس میں اسلامی مباحث و علوم پر مضامین شائع ہوتے ہیں۔ ادارے کی مطبوعات تمام علوم اسلامی مثلاً تفسیر، حدیث، فقہ، تاریخ، فلسفہ، ادب اور مسائل حاضرہ پر مشتمل ہیں۔ اور اردو داں طبقہ کو بلادِ اسلامی کی جدید مطبوعات سے روشناس کرنے کے لیے ادارے نے عصر حاضر کی کئی مشہور تصانیف کے ترجمے بھی شائع کیے ہیں۔ معزز مہمانوں کی دلچسپی کے لیے یہ تمام مطبوعات باہر رکھی گئی ہیں اور بیرونی ممالک سے تشریف لانے والے حضرات جو کتابیں پسند فرمائیں گے وہ انھیں عاضر خدمت کی جائیں گی۔ ہماری بڑی خواہش ہے کہ اسلامی ممالک میں جو علمی ادارے ہیں ان سے روابط قائم ہوں مطبوعات کے تبادلے کا سلسلہ شروع کیا جائے اور اگر ان کی طرف سے علمی مقالات موصول ہوں تو انھیں اردو میں ترجمہ کر کے رسالہ المعارف میں شائع کیا جائے۔"

اس کے بعد ادارہ کے رفیق مولانا محمد حنیف ندوی نے عربی میں ایک سپاس نامہ پیش کیا جس میں ادارے کے مقاصد بیان کرتے ہوئے یہ واضح کیا گیا کہ "اس کے اغراض و مقاصد میں سر فہرست یہ بات تھی کہ اسلامیانِ پاکستان کی ذہنی اور دینی تربیت کے لیے ایسی کتابیں اور لٹریچر شائع کیا جائے جس میں ایک طرف تو ان اہم مسائل کا تسلی بخش حل موجود ہو جن کا ہمیں اس وقت سامنا ہے اور دوسری طرف ذہنوں کی جلا اور تعمیر کا مناسب اہتمام کیا جائے۔ اس ضمن میں ادارے نے پہلے ہی روز سے جو اصول سامنے رکھا وہ یہ تھا کہ اعتدال و توازن کو ہر ہر قدم پر ملحوظ رکھا جائے۔ یعنی نہ تو ہماری کتابوں اور تحریروں سے یہ گمان ہو کہ ہم اپنے شاندار ماضی سے غافل اور اس کی تابناکیوں اور ضیاء گستریوں سے ناآشنا ہیں۔ اور نہ اس نوع کا تاثر پیدا ہو کہ ہم حال و مستقبل کے تقاضوں کو نظر انداز کر رہے ہیں۔ بلکہ ہونا یہ چاہیے کہ ہم اپنے عظیم تاریخی ورثہ کو اس اسلوب سے نژادِ نو کے سامنے لائیں کہ جس سے حال و مستقبل کی تعمیر میں انھیں مدد مل سکے۔"

معزز مہمانوں نے ادارے کے مقاصد کو بہت سراہا۔ تمام مطبوعات کو تفصیل سے دیکھ کر ان سے گہری دلچسپی کا اظہار کیا۔ اور کئی حضرات نے متعدد کتابوں کا انتخاب فرمایا۔ آخر میں سب مہمان ایک ظہرانے میں شریک ہوئے جو ادارے کی طرف سے ان کے اعزاز میں دیا گیا تھا۔ اسلامی دنیا کے ممتاز اہلِ علم کی تشریف آوری اور ادارے کے مقاصد اور تصانیف سے ان کی گہری دلچسپی ہمارے لیے دلی مسرت اور افتخار کا باعث ہے اور ہمیں امید ہے کہ مختلف اسلامی ممالک کے علمی اداروں سے روابط قائم کرنے میں اس سے بہت مدد ملے گی۔ (ر)